اسی کی متقاضی ہے!

اس سلسلہ میں مدنی صاحب نے ان دو آدمیوں کے واقعہ کا حوالہ دیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں زنا کا ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوئے تھے اور انہوں نے کہا تھا:

"اِقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ"!

یعنی "(اے اللہ کے رسولؐ)، آپ ہمارے درمیان اللہ کی شریعت سے فیصلہ فرمائیے"!

چنانچہ آپؐ نے لڑکے کو (کنوارا ہونے کی بناء پر) کوڑے مارنے اور عورت کو (شادی شدہ ہونے کی بناء پر اور اس کے اقرار کی صورت میں) رجم کرنے کا حکم فرمایا تھا ـــــ گویا رجم کا مسئلہ اس اعتبار سے اہم ہے کہ اس کی حیثیت شرعی ہے، یہ ایک حاکم کا وقتی حکم نہیں ہے اور یہ حد ہے، لیکن اگر اسے تعزیر مان لیا جائے تو اس کی زد شریعت پر پڑتی ہے کہ تعزیر ایک انتظامی اور انسدادی حکم ہوتا ہے اور اسی حیثیت سے حاکم کی صوابدید پر مبنی ہوتا ہے ـــــ اور یہی وجہ ہے کہ علماء شریعت کی حفاظت کے لیے رجم کے حد ہونے پر زور دیتے ہیں!

چند سوالات اور ان کے جوابات

سوال: کشف کے سلسلہ میں بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ذکر مع مراقبہ سے ہر شخص اس مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مراقبہ میں دیکھتا ہے، آپؐ سے باتیں کرتا ہے اور بعض قبروں کا حال بھی جان سکتا ہے ـــــ یہ کہاں تک درست ہے؟

جواب: میں اپنے خطاب میں یہ ذکر کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت حاصل کرنے کی کوئی با اعتماد صورت نبی کے واسطے کے بغیر ممکن نہیں۔ لہٰذا کشف کا انکار تو نہیں کیا جا سکتا، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ کشف کے بارے میں یہ تعین نہیں کیا جا سکتا کہ وہ الہامی ہے، کیونکہ ایسے امور میں شیطان کی دخل اندازی بہت ممکن ہے اور یہ تمیز نہیں ہو سکتی کہ کہاں تک اس میں ملاوٹ ہوئی ہے؟ ـــــ جبکہ شیطان اللہ کے نام پر بھی دھوکا دینے سے گریز نہیں کرتا ـــــ قرآن کریم میں ہے:

"وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللهِ الْغَرُوْرُ"!

کہ "بڑا دھوکے باز تمہیں اللہ کے (نام کے) ساتھ دھوکا نہ دے"!

شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا واقعہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ بادلوں میں سے انہیں آواز آئی: "اے شیخ عبد القادر، تو نے میری اتنی عبادت کی ہے کہ میں تجھ سے خوش ہو گیا ہوں"! شیخ عبد القادرؒ نے